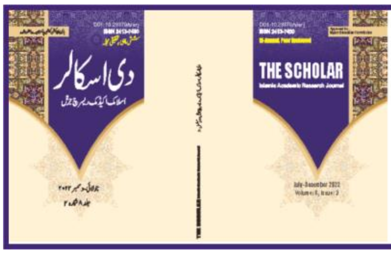

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

تحفظ ماحول سے متعلق قرآنی ضوابط وحدیثی اصولوں کا ارتباطی مطالعہ اور ان کی عصری معنویت

CORRELATIVE STUDY OF QURANIC REGULATIONS AND HADITH MORALS RELATED TO ENVIRONMENTAL PROTECTION AND THEIR CONTEMPORARY SIGNIFICANCE

1-Sadia Jawaid
Email: sadia.javaid241@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0007-0984-4903
Lecturer, Govt. Islamia Graduate College Cooper Road Lahore.

2- Iqra Basheer
Email: hafizaiqraiqrahafiza@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-2255-7833
M. Phil Islamic Thought and Civilization, UMT, Lahore.

To cite this article:
Javaid, Sadia, and Iqra Basheer. "CORRELATIVE STUDY OF QURANIC REGULATIONS AND HADITH MORALS RELATED TO ENVIRONMENTAL PROTECTION AND THEIR CONTEMPORARY SIGNIFICANCE." The Scholar Islamic Academic Research Journal 10, No. 1 (June 4, 2024).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 10, No. 1 ||January –June 2024 || P. 1- 22
DOI:	10.29370/siarj/issue18urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	https://siarj.com
Published online:	2023-06-04
Journal is Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar1

تحفظ ماحول سے متعلق قرآنی ضوابط و حدیثی اصولوں کا ارتباطی مطالعہ اور ان کی عصری معنویت

CORRELATIVE STUDY OF QURANIC REGULATIONS AND HADITH MORALS RELATED TO ENVIRONMENTAL PROTECTION AND THEIR CONTEMPORARY SIGNIFICANCE

Sadia Jawaid, Iqra Basheer

ABSTRACT:

The relevance of religious precepts in preserving nature has increased dramatically because of the worsening ecological conditions and the effects of global warming. The present research explores the concepts of ecological responsibility that appear in the Quran and Hadith, assessing their applicability and significance in the modern world. The aim is to clarify the fundamental connection between ecological morality and Islamic teachings, so adding to the conversation on protecting the planet and long-term growth. This study especially attempts to find and analyze Hadith and Quranic passages that highlight the preservation of the environment, evaluate their applicability in the modern era for advancing long-term viability and create strategies for incorporating these lessons into green laws and activities. A qualitative strategy is used, fusing correlative research and analysis of material. The article attempts to show how Islamic ideas can guide and improve preservation of the environmental activities, bridging the disparity between faith-based beliefs and modern environmental habits. The study highlights the theoretical potential of Islamic ecological morals to support worldwide sustainable development goals by placing identified rules within Islamic jurisprudence (fiqh) and legal principles and creating helpful suggestions for decision-makers, theologians, and environmental activists. The overall

objective of the research is to promote more environmentally friendly and peaceful coexistence with nature by encouraging Muslim communities and others to recommit to the ecological preservation ideals outlined in the Quran and Hadith.

KEYWORDS: Environmental Protection, Quran, Hadith, Moral, Significance.

کلیدی الفاظ: ماحولیاتی، تحفظ، قرآن، حدیث، اخلاقی، معنویت

قدرت نے اپنی تمام تخلیقات کو دیگر لوازم حیات کے ساتھ ساتھ پاکیزہ ماحول بھی فراہم کیا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ انسان نے اپنے خود غرض رویہ سے اس کرہ ارض کے ماحول کو پراگندہ کر دیا ہے، جس کی وجہ سے مضر اثرات بنی نوع انسان اور دیگر مخلوقات کو برداشت کرنا پڑے۔ شریعت نے گرد و پیش کو ستھرا رکھنے کی ترغیب دی ہے اور ماحول کی حفاظت اسلام کے اساسی و بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ ماحول کے تین اساسی عناصر ہیں: کرہ ارض، فضا اور پانی۔

آج پوری دنیا ماحولیاتی آلودگی سے دوچار ہے۔ ماحول کی آلودگی سے قسم قسم کی بیماریاں اور موسمی تغیرات سمیت کئی مسائل جدید دور کے لئے ایک بڑا چیلنج بنتے جا رہے ہیں، جس کے سد باب کے لئے قرآن و حدیث میں کچھ ضابطے بیان ہوئے ان تعلیمات کو لاگو کر کے ایک پاکیزہ ماحول کی ترغیب دی جا سکتی ہے۔ اسلام میں صفائی کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے اور اسے نصف ایمان قرار دیا ہے۔

"اسلام طہارت، صفائی اور نظافت کا مذہب ہے اس لئے اپنے ماننے والوں کو آلودگی سے الگ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔"[1] یہ ہماری مذہبی اور سماجی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

اس فصل میں قرآن پاک، سیرتِ طیبہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اُن ضابطوں پر بحث کی جائے گی جو ماحول کو کثافت سے دور رکھے اور ایک صاف ستھرے ماحول کی ضمانت ہیں۔

قرآنِ کریم اور ماحولیاتی آلودگی:

قرآن کریم میں حیات انسانی کے تمام شعبوں کے متعلق واضح تعلیمات ہے۔ قرآن مجید میں کم و بیش دو سو آیات ماحول پر ہیں، ان میں زمین، سورج، چاند، ستارے، سیارے، چرند پرند، شجر و حجر، پانی، ہوا، اور تمام مظاہر فطرت کا ذکر آیا ہیں

[1] Abdul Majid Darya Abadi, Tafsir Majidi, (Karachi: Taj Company), v 3, p. 89

۔اس کائنات کا محور انسان ہے اور وہ اپنے گردوپیش کی نعمتوں کی قدر کرے اور اس کائنات کے حسن نظام کی حفاظت کرے۔

قرآن کریم میں آلودگی کا مفہوم:

قرآن پاک میں نجس اور رجس آلودگی کے معنی میں لیے گئے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو اور نجس (گندگی) دور کرو۔"[2]

اس آیت کریمہ میں "رجز" گندگی کے معنی مستعمل ہے۔ چاہے وہ خفی ہو یا ظاہری ہو، اس سے مراد معاشرت ہو یا اخلاق واعمال کی ہو، افکار وعقائد کی ہو یا اجسام وابدان کی۔"[3] آلودگی اور نجاست کا مفہوم دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک وہ جو نظر آئے یا محسوس کیا جائے، اور دوسری قسم سے مراد وہ جو خفی ہو انسان کی ذات میں پوشیدہ ہو جس کے سبب وہ گناہ میں پڑ جاتا ہے۔"[4] مومن کو ہر گندگی سے بچنے اور بچانے کی تاکید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ"

"اللہ تعالیٰ پاکیزگی اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"[5]

قرآنی تعلیمات میں کثافت کے لیے "فساد" (بگاڑ) کے معنی میں لیا گیا ہے۔ جس سے اس لفظ کا مقصود واضح طور پر بیان ہوتا ہے۔[6] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[2]al-Muddathir 74:5

[3]Abu al-A'la Mawdudi, Tafhim al-Qur'an, (Lahore: Idarah Tarjuman al-Qur'an 1975), v 6, p. 145

[4]Maulana Amin Ahsan Islahi, Tadabbur Qur'an (Lahore: Markazi Anjuman Khuddam al-Qur'an 1973), v 1, p. 166

[5] al-Baqarah 2:222

[6] al-Bi'ah wa-al-hifaz 'alayha min manzur Islami, p. 56

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar1

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"

"بحر و بر میں انسان کے کسب کے سبب بگاڑ وسعت اختیار کر گیا ہے یا اللہ عز و جل نے ان کی کارستانیوں کا حساب لے گا تاکہ وہ اس کی طرف نہ پلٹے۔[7]"

"فساد" سے مراد ظاہری و باطنی ہر قسم کا بگاڑ ہے، جس کے مضر اثرات انفرادی اور اجتماعی ماحول پر پڑے اسی وجہ سے "رجز" فساد کے معنی میں لیے جاتے ہیں۔ یہ انسانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے کہ سائنسی ایجادات نے ماحول میں جہاں ترقی کی راہ ہموار کی وہی ساتھ ماحول میں کثافت کا سبب بھی بنا۔[8]

قرآن کریم میں زمینی آلودگی کی ممانعت:

تمام مخلوقات کا انحصار صحت مند ماحول سے وابستہ ہے۔ اس لیے دین نے اس کی حفاظت کے مکمل اصول اور ضابطے بیان کیے اور اس کو برباد کرنے سے سختی سے منع کیا۔ اسلام پاکیزہ ماحول کو انسانی صحت کی بنیاد قرار دیتا ہے۔

"جس وقت وہ زمین کی طرف پلٹتے ہیں تو اس میں دوڑ دھوپ اس لیے کرتے تاکہ زمین میں بگاڑ پیدا کریں اور کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کریں اور اللہ بگاڑ پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"[9]

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین کو آلودہ کرنا اور اس کی فطری صلاحیت کو برباد کرنا فساد ہے اور اسلام میں اس کی ممانعت ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد پاک ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

"اللہ ہی نے تمہارے لیے اس زمین کو تسخیر کیا، تاکہ تم ان راہوں پر چلو اور اس سے اپنا رزق کھاؤ"[10]

---

[7] al-Baqarah 2:205

[8] Muhammad Mahmood Kalo, "Mawqif al-Qur'an min al-'abath al-bashari bi-al-bi'ah", (Beirut: Dar al-Kitab), p. 3

[9] al-Baqarah 2:205

[10] al-Mulk 67:15

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar1

زمین میں پہاڑوں کو گاڑا تا کہ اس سے زمین کے توازن کو قائم رکھا جائے قرآن میں اس کے بارے بیان آیا ہے:

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْـهَارًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَـهْتَدُوْنَ

''وہی ہے جس نے زمین میں پہاڑ کو میخوں کی طرح گاڑ دیئے جس سے یہ زمین ہل نہ پائے اور راہیں ہموار کی تاکہ تم اپنے راستوں کو پہچان سکو''[11]

جیسے ارشاد باری تعالی ہے:

وَهُوَ الَّـذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْـهَا رَوَاسِىَ وَاَنْـهَارًا ۖ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيْـهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِى اللَّيْلَ النَّـهَارَ ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

''اور وہی ہے جس نے اس زمین میں وسعت پیدا کی پہاڑ،دریا اور ہر دو قسم کے میوے بنائے ،اجالے (دن) کو اندھیرے (رات) سے چھپایا یقینا غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

قرآن کریم اور پانی کی اہمیت:

نجس اور رجس کو صاف کرنے کے لیے اللہ نے پانی کو پیدا کیا، قرآن مجید میں پانی کو ایک خاص صفت کے ساتھ متصف کیا۔اللہ کا ارشاد ہے:

"وہی ہے جس نے آسمان سے پانی کو اتارا جو خود طہارت والا ہے۔"[12]

"جس نے پانی سے ہر شے کو حیات بخشی کیا پھر بھی انکار کرنے والے مومن نہ ہوں گے۔"[13]

ہر متنفس کی زندگی کا دار و مدار ہوا اور پانی پر ہے جس کی بناپر کوئی بھی ذی روح اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔دیگر ضروریات زندگی میں بھی یہ کافی اہمیت رکھتی ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَيٍّ ۖ اَفَلَا يُؤْمِنُـوْنَ[14]

"اللہ نے تمام ذی روح کو پانی سے زندگی بخشی، عجب ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں"

[11] al-Nahl 16:15

[12] al-Nisa' 4:43

[13] al-Anbiya' 21:30

[14] al-Anbiya' 21:30

اس کی نشانیوں میں ہے کہ وہ ہواوؤں کے ذریعے پیغام بھیجتا ہے تاکہ انسانوں کو اپنا فضل باور کروائے تاکہ سمندر میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں،تاکہ رزق تلاش کرو اور اللہ کا شکر بجالاؤ۔

ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما

"اور نہ تم ہلاکت میں ڈالو اپنی نفسوں کو بے شک اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے۔"

عصر حاضر میں ہوائی وآبی آلودگیاں گھمبیر مسائل میں ہیں۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن رپورٹ کے مطابق دنیا میں زیادہ اموات انہی مسائل سے ہوتی ہیں۔لہذا اسلامی تعلیمات سے ایسے تمام افعال جو ان آلودگیوں کا سبب بنتے ہیں۔اس فطرت کی حفاظت اور اس میں موجود ہوا اور نباتات کی حفاظت ایک لازمی امر ہے۔جو انسان،جانور اور حتی کہ نباتات کی زندگی پر بھی گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔بہت سی چیزیں ماحول کو آلودہ کرنے کا سبب بنتی ہیں۔جیسے کوئلہ ،گیسولین وغیرہ۔علاوہ ازیں ایندھن،بھٹیوں اور کارخانوں کی وجہ سے ہوا میں سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن آکسائیڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔اور یہی مضر گیسیں نہ صرف فضائی درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بن رہی ہیں بلکہ فضا میں شامل ہونے کے سبب اوزون گیس کی تہہ پر مضر اثرات ہے جس کے ذریعے سورج کی خطرناک شعاعوں کو زمین تک پہنچا رہی جو کہ ہر متنفس کی زندگی کے لیے نقصان دہ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں درخت لگانے اور اس کی حفاظت کی تاکید آئی ہے۔کیوں کہ یہی سبزہ فضائی آلودگی کے تدارک کے طور پر کام آتی ہے۔نباتات اور جنگلات نہ صرف جانداروں کی خوراک کے اہم ذرائع بلکہ زمین کی زرخیزی اور ماحول کی حفاظت کا سبب بھی بنتے ہیں۔انہی سے مختلف ادویات، تیل ،لکڑی اور ایندھن حاصل کیا جاتا ہے درخت اور نباتات کو زمین پر خوبصورتی کا اہم عنصر بھی گردانا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا۔

"وہی ہے جس نے آسمانوں اور اس زمین کی تخلیق کی اور پھر پانی کو تمہارے لیے اتارا تاکہ تم اس فصلیں اگاؤ تم یہ درخت نہ اگا سکتے۔"[15]

اسی اہمیت کی وجہ سے دین اسلام بحیثیت خلیفہ الارض ہم پر ان تمام تر نعمتوں کی حفاظت و صفائی کو لازم قرار

[15] Al-Naml 27:60

دیتا ہے۔ کیوں کہ زمین پر زندگی کی بقاء کے لیے اس کی حفاظت لازمی جز ہے۔

1۔ تحفظ ماحول اور تعلیمات نبوی ﷺ سے اخذ ضابطے:

نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر گوشے کے متعلق راہنمائی فرمائی ہیں۔ماحول کو پاکیزہ رکھنے کے متعلق بھی آپ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں اس پہلو پر راہنمائی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے تحفظ ماحول پر مدلل اور عملی ضابطے بیان کیے جس پر عمل پیرا ہو کر اس عالمی مسئلے سے نمٹا جا سکتا ہیں، پاکیزگی کو دین اسلام نے "نصف ایمان "قرار دیا آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الطهور شطر الإيمان"

"صفائی ایمان سے ہے۔[16]"

آپ ﷺ نے فرد کو اپنی ذاتی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی اپنے اعمال، گردونواح کا ماحول صاف رکھنے کی ترغیبات دی ہیں۔ وضو، غسل اور تیمم پر بے شمار احادیث موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے منہ کی صفائی کے لیے مسواک کا حکم دیا ہے، بلکہ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کا آخری عمل مسواک ہی تھا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"السواك مطهرة للفم مرضاة للرب"

"منہ کی صفائی اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔[17]"

ماحول کا مسئلہ اب بین الاقوامی مسئلے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ماحول کی پاکیزگی اور نقصان پہنچانے والے عناصر کی روک تھام کے لیے عملی راہنمائی فرمائی ۔ماحول کی حفاظت انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر فرد اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کیلیے مل کر کوشش کریں کیونکہ یہ سب کے لیے مشترکہ سود مند ہیں۔ آپ ﷺ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے مشترکہ جدوجہد کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

"مثل القائم على حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فأصاب

[16] Musnad Ahmad, Musnad Abi Bakr al-Siddiq (RA), Number: 7

[17] Abu Abdullah Muhammad bin Ismail Bukhari, Al-Jami al-Sahih, Chapter: Does one knock when dividing and sharing, (Beirut: Dar al-Qalam, Beirut, 1981), Number: 2493

بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في نصيبنا خرقاً ولم نؤذ من فوقنا فإن يتركوهم وما أرادوا هلكوا جميعاً وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا جميعاً"

"اور اس ذات کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس پر عمل کرنے سے نجات پر رہو گے اور اگر سے روگردانی کی تو معصیت میں مبتلا ہو جاؤ گے اللہ کے احکامات سے منہ موڑنے والے ایسے ہیں جیسے ایک قوم نے باہم ایک کشتی بنالی ہو اور سفر پر چل پڑے جس میں بعض نے اوپر سفر کرنا شروع کر دیا اور بعض کو کشتی کا نچلا حصہ میسر ہوا، جو نیچے تھے انہیں پانی حاصل کرنے کے لیے اوپر جانا پڑتا تھا تو نیچے والوں نے سوچا کیوں نہ ہم اپنی سہولت کے لیے کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرلیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے اذیت نہ ہو اب اگر اوپر کے سواروں نے انہیں نہ روکا تو کشتی کے تمام مسافر تباہ ہو جائیں گے اور اگر اوپر کے مسافران کو ایسا کرنے سے روک دیں تو وہ تمام کشتی کے مسافر صحیح سالم ہوں گے۔"[18]

المختصر یہ کہ ارشادات نبوی ﷺ سے اس بات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ماحول کو ہر طرح کے نقصان پہنچانے والے عوامل کو سختی سے منع فرمایا اور اس کے لیے فرد کو انفرادی اور اجتماعی فورم پر مشترکہ جدوجہد کرنے کی ترغیبات دی ہیں۔

آلودگی پیدا کرنے والے عوامل سے متعلق شعور:

آلودگی پیدا کرنے والے عوامل وعناصر کی نشاندہی اور اس کی روک تھام کے لیے ارشادات نبوی ﷺ میں واضح شعور موجود ہیں اور اس کے متعلق سخت تاکیدی احکامات کا ذکر ہیں جس سے ماحول کی حفاظت بہ آسانی کی جاسکتی ہیں موجودہ دور میں سوشل میڈیا، دوسرے ذرائع وابلاغ، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تحفظ ماحول پر شعور و آگاہی دی جائے اور ماحول کی اہمیت پر روشنی ڈالی جائیں کہ وہ عوام کو سمجھائیں کہ ماحول میں آلودگی پھیلانا گناہ کا عمل ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے زمین کی حفاظت کو پہلا ہدف قرار دیا ہے کہ عام راستوں اور گزرنے کی جگہوں پر آلودگی نہ پیدا کی جائے۔آپ ﷺ نے اس پر لعنت کی جس نے گزرگاہوں اور عام راستوں پر گندگی پھیلائی۔آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[18] Ahmad ibn Hanbal, Al-Musnad, Chapter: Hadith of Abu Malik al-Ash'ari (Beirut: Al-Maktab al-Islami, 1398 AH), Number: 22902

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

"اتَّقُوا اللاَّعِنَيْنِ » قَالُوا : وَمَا اللاَّعِنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ :« الَّذِى يَتَخَلَّى فِى طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ"[19]

"ملعون بننے کے دو اسباب سے بچو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: وہ دو اسباب کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انسان جو دوسروں کے آرام کرنے کی جگہوں پر گندگی کرے اور دوسرا وہ جو سایہ دار درختوں کی نیچے میں پیشاب کرے۔"

مضر اشیاء کو ہٹانے کی ترغیب و تحریص:

زمین کی حفاظت کا دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ ضرر رساں اشیاء کو ہٹا کر ایسی جگہ پر پھینکنا جہاں سے کسی کو نقصان نہ پہنچے نجس اور گندگی سے زیادہ مضر شے کیا ہو گی؟؟ گندگی اور غلاظت کو ماحول سے دور کرنے کو شریعت نے دین اسلام کا حصہ قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"الإيمان بضع وسبعون شعبة أعلاها شهادة أن لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق "[20]

"ایمان کے ۷۰ سے اوپر درجے ہیں، ان میں سب سے افضل درجہ "لا إله إلا الله" ہے اور سب سے کمتر درجہ راہوں سے نقصان دہ شے کو ہٹانا ہے۔"

آپ ﷺ کے اس فرمان کی روشنی سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام نے مسلمان کو کس قدر ماحول کے ساتھ احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے۔آج اسلامی ممالک کو دیکھا جائے تو ان کی عام گزرگاہیں اس کی عملی تصویر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جبکہ غیر مسلم ممالک کے گلی کوچیں صاف و شفاف ہیں ان کی عام پبلک جگہیں سایہ دار اور صاف ہے۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ بازاروں اور سڑکوں کو صاف رکھنا صرف ریاست کی ذمہ داری ہے اور ہر شخص گھر سے کوڑا کرکٹ نکال کر عام راستوں پر پھینک دیتا ہے جس سے راہی یا مسافر کے لیے پریشانی کا سبب بنتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مضر

[19] Ahmad ibn al-Husayn Bayhaqi, Al-Sunan al-Kubra (Hyderabad: Majlis Da'irah al-Ma'arif al-Nizamiyyah, 1344 AH), 1:97

20 Imam Abu Hatim ibn Hibban, Sahih Ibn Hibban, (Translated by) Muhi al-Din Jahangiri, (Lahore: Shabir Brothers, 2018), Al-Iman bi-Di'af wa-Sab'un Shu'bah, Number: 191

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

بیماریوں کا سبب بھی بنتا ہے بحیثیت مسلمان آج اگر ہم اپنے گرد و پیش ماحول کو دیکھ لیں تو ہمارے راستوں میں کس قدر زیادہ گندگی ہوا کرتی ہے، کبھی پلاسٹک تھیلوں کی شکل میں تو کبھی گھریلو کوڑا کرکٹ کی صورت میں۔ ہمارا یہ مزاج بن گیا ہے کہ ہر آدمی گھر سے کوڑا کرکٹ نکال کر باہر پھینکتا ہے یہ نہیں دیکھتا ہے کہ کہاں پھینک رہا ہے۔ فروٹ کے چھلکوں کو کوڑادان کے بجائے عام راستے میں ڈالنا تو لوگوں کا عام معمول ہے، جس میں گندگی کے علاوہ بعض چھلکوں (مثلاً کیلے کے چھلکوں) پر بعض اوقات پھسل کر لوگ بڑے نقصان سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہماری یہ سوچ بن گئی ہے کہ ہر کام حکومت کی ذمہ داری ہے حالانکہ ہر کام تو حکومت کے بس میں نہیں ہے جب تک عام شہری اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیں تب تک وہ کام صحیح طریقے سے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا جاسکتا ہے۔ ہمیں انفرادی طور پر ماحول کی حفاظت ایک ذمہ دار مسلم اور شہری بن کر کرنی چاہیے تاکہ اس اہم عالمی مسئلے کو کنٹرول کیا جا سکے۔

پاکیزہ ماحول کے لیے ضابطے:

صاف ماحول، پاکیزگی اور صفائی ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے نظافت کا حکم دیا ہے جہاں بھی گندگی دیکھو اسے صاف کرو یہاں تک کہ مساجد میں بھی تھوک کرنے سے منع کیا، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ، أَنْ يُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبِهِ فَيُؤْذِيَهُ"[21]

جب کوئی انجانے سے ماحول میں غلاظت پھیلائے گا تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس غلاظت کو دور کرے مثلا تھوک، کیونکہ یہ دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہے۔ حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ غلاظت پھیلانے کی سزا ہی اسے صاف کرنا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"[22]

---

21 Abu Bakr Muhammad ibn Ishaq Ibn Khuzaymah, Sahih Ibn Khuzaymah, (Translated by) Muhammad Ajmal Bhatti, Chapter: Mention of the reason for which there is a command to bury the dung in the mosque, (Lahore: Ansar al-Sunnah Publications), Number: 1311

22 Sahih Ibn Hibban, Mention of the news about the expiation for the sin of spitting in the mosque, Number: 1637

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

"پاک جگہوں (مسجد) میں تھوک معصیت کا عمل ہے اور جو اس کو کرے گا اسے چاہیے کہ سزا کے طور پر اس کو دفن کر دے۔ (یہی اس کا کفارہ ہے)"

اس حدیث کی شرح میں محمد بن محمد البکری لکھتے ہیں:

"والأمر بتنزيه المسجد عن الأقذار وجوباً عن القذر النجس أو المقذر للمكان كنحو ماء غسل، وأكل طعام يتلوث منه المكان، وندبا فيما ليس كذلك"[23]

2۔ پانی کی حفاظت کے سد باب میں آپ ﷺ کی حکمتِ عملی:

مضر شے یا اشیاء کو پانی میں داخل کرنے سے پانی استعمال کے قابل نہیں رہتا اس کو عام زبان میں "آبی آلودگی" کہتے ہیں۔ پانی کی آلودگی کی بنیادی وجوہات میں سے فیکٹریوں، کارخانوں اور صنعتوں سے زہریلے مواد کا اخراج ہیں جو پانی میں شامل ہو کر اسے زہریلا بنا دیتا ہے۔ پانی سب کے لیے عام ہے اور تمام حیات کی بقاء کا انحصار پانی پر موقوف ہیں اس لیے یہ تما افراد کی مشترکہ ملکیت ہے اور ساتھ ساتھ ذمہ داری ہے کہ اس اہم قدرتی وسائل کی حفاظت کی جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والاكلاء والنار وثمنه حرام"

"تین چیزیں تمام مسلمانوں میں مشترکہ ہیں، پانی، نباتاتی خوراک، اور آگ اس کی قیمت وصول کرنا تم سب پر حرام ہیں"

پانی کو گندگی سے بچانے کے لیے احادیث میں درج ذیل ضابطے بیان ہوئے ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کی ترغیب:

احادیث میں آپ ﷺ نے پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے متعلق بے شمار حدیث ارشاد فرمائی اور اس میں غلاظت پھینکنے سے ممانعت فرمائی، تاکہ عوام الناس پانی کی گندگی سے محفوظ رہ سکیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

[23] Muhammad Ali al-Bukhari, Dalil al-Falihin li-Turuq Riyadh al-Salihin, (Beirut: Dar al-Ma'rifah lil-Tiba'ah wal-Nashr Beirut, 2004), 8:517

"لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة"[24]

"کوئی بھی تم میں سے کھڑے ہو کر پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی جنبی شخص اس میں غسل کرے۔"

آپ ﷺ کا پانی میں پیشاب اور جنبی شخص کو غسل سے منع کرنا اس بات کی تائید کرتا ہے کہ پانی کو آلودہ ہونے سے بچانا تھا اور دوسروں کو اس سے پیدا ہونے والی خطرناک بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس حدیث سے ایک عمومی قاعدہ یہ بنتا ہے کہ ریاست پبلک پانی کی حفاظت کرے اور نکاسی آب کا ایسا بندوبست کریں جس سے گھروں میں آنے والا پانی صاف ہو۔آج کل کنوؤں کا پانی گٹر کے ساتھ مل جاتا ہے جو پانی کو تعفن زدہ بنا دیتا ہے اس لیے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پانی کو صاف رکھنے کے لیے نکاسی کا بہتر انتظام کرے۔تاکہ ان مضر خطرات سے بچا جائے۔

پانی کے استعمال میں اسراف سے گریز:

پانی کا بے جا استعمال بھی پانی کو آلودہ بنا دیتا ہے۔حدیث میں پانی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کو اسراف قرار دیا ہے، وضو اور غسل میں بھی پانی کو خاص ضرورت کے تحت استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہیں۔

آپ ﷺ کا حضرت سعدؓ کے پاس سے گزر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو فرمایا:

"مَا هَذَا السَّرَفُ» فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: «نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ"[25]

"یہ کیسا اسراف ہے، تو حضرت سعدؓ کہنے لگے: کیا وضو کے پانی میں بھی اسراف ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں چاہے تم دریا پر ہی کیوں نہ موجود ہو۔"

آپ ﷺ نے صرف پانی زیادہ استعمال کی ممانعت ہی نہیں فرمائی بلکہ خود عملی طور پر بہت احتیاط برتتے تھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہے:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمد"[26]

[24] Abu Dawood Sulayman bin al-Ash'ath al-Sijistani, Sunan Abi Dawood, Chapter on a well in a property (Beirut: Dar al-Kitab al-Arabi), Number: 70

[25] Muhammad ibn Yazid Abu Abdullah al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Chapter: What is mentioned about moderation in ablution and the disapproval of excess therein (Beirut: Dar al-Fikr), Number: 425

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

"رسول اللہ ﷺ ایک مد[27] پانی سے وضواور ایک صاع[28] پانی سے غسل فرماتے تھے۔"

ان ارشادات سے یہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ پانی کے استعمال پر صرف بات کرنا مقصود نہیں بلکہ اس عمل بھی کرنا چاہیے ٹوتھ برش سے شروع ہو کر ہر جگہ پر پانی کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے یہ پانی کوآلودگی سے بچانے کی ایک موثر حکمت عملی ہیں۔

پانی کے پائپوں اور ٹینکوں کو صاف رکھنے کی تاکید:

آپ ﷺ نے پانی کوآلودگی سے بچانے کی تلقین نہیں کی بلکہ پانی کو جن چیزوں میں محفوظ کیا جاتا ہے ان کو بھی صاف اور محفوظ رکھنے کی تاکید کی ہے۔آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"غطوا الإناء وأوكوا السقاء فإن فى السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر بإناء ليس عليه غطاء أو سقاء ليس عليه وكاء إلا نزل فيه من ذلك الوباء"[29]

صاف پانی کے لیے اس حد تک سعی کی گئی ہے کہ پانی کو گھروں میں ڈھکنے کا حکم ہیں تاکہ پانی محفوظ رہے آجکل پانی کوذخیرہ کیا جاتا ہے اس ذخیرہ کیے پانی کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

(د)۔پانی صاف رکھنے میں ہر قسم کی احتیاطی تدابیر کا استعمال:

سنت نبوی ﷺ میں پانی کو ہر قسم کی نجاست سے بچانے کا اہتمام موجود ہے۔یہاں تک کہ جس برتن میں پانی موجود

---

[26] Ibn al-Jarud al-Tayalisi, Imam Abu Dawud Sulayman ibn Dawud, Musnad Abu Dawud al-Tayalisi, Safiyyah bint Shaybah from Aisha (Translated by) Ghulam Dastagir, (Lahore: Shabir Brothers, September 2014), Number: 1668

[27] Mud 'Arabi paimana hai jis ek pore ratal aur ek ek tahayi ratal ka barabar hai. Muhammad Amin ibn Abidin, Al-Durr al-Mukhtar wa-Hashiyat ibn Abidin, (Beirut: Dar al-Fikr, Second Edition, 1992), j 1, p. 158

[28] Sa' is a measure that contains four muds. (Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah, (Kuwait: Ministry of Awqaf and Islamic Affairs Second Edition, Dar al-Salasil 38:296

[29] Mustakhraj Abu Awana, Bayan al-Akhbar al-Mujibah Taghtiyah al-Ana wa-Ik'aa, Number: 8608

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

ہوا اس میں سانس لینے اور پھونکنے کے بھی ممانعت موجود ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الاناء"

"جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے۔"[30]

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہیں کہ احادیث نبوی ﷺ میں پانی کی حفاظت کا کس قدر اہتمام کیا گیا ہے۔ جو لوگ پانی میں مضر اشیاء شامل کرتے ہیں وہ گناہ کا عمل کرتے ہیں اور دوسرے عوام کی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں جو کہ شریعت کی نظر میں ایک قبیح عمل ہے۔

3۔ فضا کی حفاظت اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اقدامات:

عموما فضا میں آلودگی گاڑیوں اور صنعتوں سے خارج ہونے والے دھوئیں سے ہوتی ہے۔ ٹریفک میں ہر قسم کی مشنیری شامل ہیں جو مضر گیسیوں اور دھوؤں کے اخراج کا سبب ہیں۔ یہ نقصان دہ گیسیں فضا میں شامل ہو کر اسے آلودہ بنادیتی ہیں جس سے سانس اور پھیپھڑوں کی بیماریاں کی وجوہات بنتی ہے۔

تازہ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے "کہ گھروں میں کھانا پکانے کے عمل کے دوران اٹھنے والے دھوئیں سے بھی خواتین اور بچے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگر صرف کھانا پکانے کے لیے محفوظ چولہے ہی فراہم کر دیئے جائیں تو دنیا میں لاکھوں افراد کی جانیں بچ سکتی ہیں۔"[31]

فضا میں آلودگی انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے اس کو قابو پانے کے لیے واضح اصول بتائے ہیں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لیے درخت اور پودے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، آپ ﷺ نے درخت لگانے کی ترغیب دی ہے، اور بلاضرورت کاٹنے اور جلانے کی ممانعت ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"

"وج کی وادی میں جانوروں کا شکار کرنا اور وہاں سے بلاضرورت درخت کاٹنا جائز ہے۔"

---

[30] Abu Bakr Abdullah bin Muhammad bin Ibrahim bin Uthman Ibn Shaybah, Musannaf Ibn Abi Shaybah, "Kitab al-Ashriba," (Beirut: Al-Maktabah al-Islamiyyah), Number: 34

[31] http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

"العِضَاہَ" سے مراد وہ بڑے درخت جس کے بہت بڑے کانٹے ہوں، اس کا واحد "عضۃ" ہے۔[32] متحر شین حدیث نے اس سلسلے میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس وجہ سے آپ ﷺ نے "وادی وج" میں درختوں کو بلاضرورت کاٹنے سے روکا ہے۔ چنانچہ امام ابویوسف ؒ لکھتے ہیں:

"وقد قالَ بعض العلماء: إن تفسیرهذا إنما هو لاستبقاء العضاه، أي المحافظة على الشجر"

"ان میں سے بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد درختوں کو باقی رکھنا ہے یعنی درختوں کی حفاظت کرنا۔"[33]

آپ ﷺ کی عملی زندگی سے جو راہنمائی ملتی اسے سے فضائی آلودگی کے سدباب کیا جا سکتا ہیں، اس کے لیے اہم تجاویز زیر غور ہیں:

"دخان" اور دیگر نقصان دہ گیسوں کی روک تھام:

دھواں اور مضر گیسیں آلودگی کی بنیادی وجہ ہے اور یہ تمام نقصان دہ عناصر کا مصدر ہے۔ قرآن میں اس کو "**عذاب الیم**" کہا گیا ہے۔[34] قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ"

"تو اس دن کا انتظار کرو کہ جب آسمان سے صاف دھواں نکلے گا۔"[35]

قرآن و حدیث ﷺ میں آج سے ۱۴۰۰ سو سال پہلے دھویں کو نقصان دہ کہا گیا ہے جس کو عصر حاضر کی تحقیق نے آج مضر قرار دیا ہے۔ اسکی وجہ سے بہت ساری تباہی کی نشاندہی ہوئی۔

(WHO) نے (BBC) کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا:

"43 لاکھ اموات گھروں کے اندر کی فضا کی آلودگی خصوصاً ایشیا میں لکڑیاں جلا کر یا

[32] Al-Sunan al-Sughra, Chapter: Disliking killing game and cutting trees from a specific area, Number: 1600

[33] Ya'qub ibn Ibrahim Abu Yusuf, Kitab al-Kharaj, (Cairo: Al-Matba'ah al-Salafiyyah wa-Maktabatihi, 1382 AH), p. 104

[34] Noor al-Din Ali Jumaa, Al-Bi'ah wa-al-Hifaz 'Alayha min Manzur Islami, (Egypt: Al-Thaqafat al-Islamiyyah, 2009), p. 75

[35] Surah Al-Dukhan 44:10, 11

کوئلوں پر کھانا پکانے کے دوران اٹھنے والے دھوئیں کی وجہ سے ہوئیں جبکہ بیرونی فضاء میں آلودگی کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد 37 لاکھ کے لگ بھگ رہی جن میں سے 90 فیصد کے قریب ترقی پذیر ممالک میں تھیں۔"[36]

بدبو پھیلانے والی اشیاء پر پابندی لگانا:

آپ ﷺ نے نمازی کو مسجد جانے سے پہلے لہسن اور دیگر بدبودار اشیاء کھانے سے روکا ہے، اس سے دوسرے نمازیوں کے لیے اذیت کا سبب نہ ہو۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِه"

"تم میں سے جس کسی نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے دور رہے، یا اس طرح فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ رہے اور چاہیئے یہ کہ وہ اپنے گھر میں قیام کرے۔"[37]

آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں لہسن کی بدبو کو ختم کرنے کے بارے میں وضاحت موجود ہیں آج کے دور میں کارخانوں سے نکلنے والی بدبو کو روکنے کا بھی جواز حاصل ہوتا ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس سے نمٹنے کے لیے قانون سازی کرے اور ایسی صنعت اور کارخانوں کو قوانین کے ذریعے ریگولیٹ کرے تاکہ ان نقصان دہ اثرات پر قابو پایا جاسکے۔

شجرکاری کی ترغیب اور کٹائی کی روک تھام:

آپ ﷺ نے ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے درخت لگانے کا حکم دیا ہے اور اس عمل کو "صدقہ جاریہ" کہا یہاں تک کہ اس عمل میں آپ ﷺ بنفس نفیس خود شریک رہے آپ ﷺ کی طرح آپ کے جانثار ساتھیوں نے شجرکاری کیں کیونکہ درخت مضر گیسوں کو جذب کرنے کا واحد حل ہے۔ مزید یہ کہ درخت تمام ذی روح کو آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ نیز آلودگی کم کرنے میں مدد بھی دیتا ہے۔

---

[36]http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs 22.10.2021

[37] Sahih Ibn Khuzaymah, Chapter: Prohibition of entering mosques for one who has eaten garlic, Number: 1664

آپ ﷺ نے درخت لگانے کو ثواب فرمایا ہے:

"ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا، فيأكل منه إنسان أو طير أو دابة إلا كان له صدقة"

"جو مسلمان شخص بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی فصل کاشت کرتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔"[38]

عصر حاضر میں درخت لگانے کی مہم کی بہت ترغیب دی جاتی ہیں مگر ساتھ ہی ٹمبر مافیاز درختوں کو اتنے ہی زور و شور سے کاٹ رہے ہیں چاہیے یہ کہ ان کو روکا جائے اور لکڑی کے استعمال کا متبادل حل تلاش کیا جائے تاکہ درختوں کی کم سے کم کٹائی ہو۔ جنگلات میں بسنے والے پرندے اور جانوروں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی کیونکہ اس حیات کا انحصار جنگل کے درختوں پر ہیں اس حساب سے نباتات وحیوانات کی بہت سی قسمیں معدوم ہوتی جارہی ہیں اور بارشیں برسانے والے میں بھی جنگلات کا اہم کردار ہے۔[39]

حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ جنگلات کی کٹائی کی روک تھام کے لیے جو قانون سازی ہوئی ہے اس پر عمل کروایا جائے۔

4۔ شوروغل کے حوالے سے احتیاطی تدابیر:

ایسی آواز جو انسان کی سماعت کو بری محسوس ہو یا اس کو آرام میں خلل ڈالے اسے "شور" کہتے ہیں۔ شور ماحول میں صوتی آلودگی کی وجہ بنتا ہے مثلاً گاڑیوں کا شور، سپیکروں کا شور یا پھر صنعتی مشینوں کا شور یہ سب عام انسان کے لیے تکلیف دہ ہے اور ان سے نکلنے والی آوازیں انسانی صحت کے لیے مضر ہے قرآنی تعلیمات عام گفتگو میں بھی دھیمے لہجے کو پسند کرتا ہے اور آواز کو پست رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ"

"اور اپنی آواز کو پست رکھو۔"[40]

---

[38] Mustakhraj Abi 'Awanah, Chapter: Mentioning permissible news about renting land, Number: 5193

[39] Dr. Muhammad al-Ziyadi, Al-Islam wa-al-Bi'ah, p. 26

[40] Surah Luqman 31:19

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

آواز کی آلودگی سے بچنے کے لیے چند تجاویز زیر غور ہیں:

شور و غل کی روک تھام کے لئے عملی حکمتِ عملی:

مختلف قسم کے شور و غل کو قابو کرنے لیے سب سے موثر حکمت یہ ہے کہ جدید مشینری کو انسٹال کیا جائے جو شور پیدا کرنے کا سبب نہ بنے۔ ہمارے ہاں بھاری اور شور دار مشینری کا استعمال زیادہ جس کی وجہ سے صوتی آلودگی ماحول کو آلودہ کرنے کا ایک اضافی سبب ہے۔۔اللہ تعالیٰ نے بلند آواز کو سخت ناپسند کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ"

"اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا، اور بولتے وقت ذرا آواز نیچی رکھنا کیونکہ ناپسندیدہ ترین آواز تو گدھے کی آواز ہے۔"[41]

آلودگی کی تمام اقسام چاہے وہ زمینی ہو، فضائی ہو یا صوتی آلودگی انسان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے آپ ﷺ نے ضرر سے بچنے کی تلقین کی ہے اور اس کے لیے ایک عمومی کلیہ دیا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"لاضرر ولاضرار"

"نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی بدلے میں نقصان لو۔"[42]

آواز میں پستی و میانہ روی کا حکم:

شریعت نے تمام امور میں اوسط و میانہ روی کا حکم دیا ہے اسی طرح آواز میں بھی اعتدال کی تعلیم دی ہے اور شور و غل کو ناپسندیدہ کہا ہے قرآن میں ارشاد ہے۔

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا"

"یہاں تک کہ نہ ہی نماز کو بلند آواز سے پڑھو اور نہ ہی اتنی دھیمی آواز میں بلکہ اس کے درمیان کی راہ اختیار کرو۔"[43]

[41] Surah Luqman 31:19

[42] Imam Malik bin Anas bin Malik bin Abi 'Amir al-Asbahani, Al-Muwatta, Chapter: Judging in matters of fines, Number: 31

[43] Surah Al-Isra 17:110

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

آپ ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے باقاعدہ اپنے ساتھیوں کی عملی تربیت کی، اور ان کو آواز میں افراط و تفریط سے بچنے اور اس میں میانہ روی کی تعلیم دینے کے لئے عملی اقدامات فرمائے۔

چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ» فَقَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ فَقَالَ: «مَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَحْتَسِبُ بِهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ، قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا» . وَقَالَ لِعُمَرَ: «اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ»"

"آپ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گزر ہوا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور دھیمی آواز میں قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے، تھوڑی دیر میں حضرت عمرؓ کا گزر اور وہ اونچی آواز سے قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا آپ آہستہ آواز سے کیوں نماز پڑھ رہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا وہ میری آواز سن رہا تھا اور حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کیوں بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں نیند لینے والوں کو جگانا چاہ رہا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا اپنی آواز کو کچھ بلند کر دو اور حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنی آواز کو کچھ پست کر لو۔"[44]

صوتی آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف تادیبی کاروائی:

معاشرے میں جو لوگ صوتی آلودگی پھیلانے کی وجہ بنتے ہیں ان کے خلاف سخت کاروائی ہونی چاہیے تاکہ وہ اس فعل سے باز رہے اور آئندہ ایسا عمل کرنے سے گریز کریں۔ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو ہمیشہ اس معاملے میں محتاط رویہ

[44]Muhammad bin Abdullah al-Hakim Nishapuri, Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn, From the Book of Voluntary Prayers, (Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2002), Number: 1168

اختیار کرنے کا حکم دیتے تھے،آپ ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء بھی اس شور و غل کو جرم سمجھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی ﷺ میں طائف کے دو آدمی بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے اُن کا یہ عمل دیکھ اُن کو بلایا اور فرمایا:

"لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما، ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله؟!"

"اگر آپ شہر والوں میں سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ کیا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔"

اس حدیث کی تشریح میں دکتور احمد عبدالکریم تحریر فرماتے ہیں:

"يدل الحديث على كراهة رفع الصوت عموماً واستقباح فعله، لما في ذلك من ذهاب بالسكون والهدؤ وإضرار بحاسة السمع"

"یہ حدیث بلند آواز کی کراہت اور اس فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ اس میں آرام و سکون متاثر ہو جاتا ہے اور سننے کی حس کو نقصان پہنچتا ہے۔"[45]

خلاصہ بحث:

ماحول کی حفاظت لے متعلق قرآن و حدیث سے جو ضابطے اخذ کیے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ماحول میں آلودگی ایک بین الاقوامی مسئلے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس کی روک تھام کے لیے قرآنی و حدیثی ضابطے موجود ہیں جس پر عمل کر کے اس مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔

۲۔ کرہ ارض کی حفاظت سے مراد زمین کو ہر قسم کی گندگی سے بچانا ہے اور اس کے لیے مسلسل کوشش جاری رکھنے کی ترغیب دینا ہے جو اس مسئلے کا بنیادی حل ہے۔

۳۔ پانی آلودہ ہونے سے بچانے کے لیے حدیث میں واضح طور پر احکامات موجود ہیں۔ وہی اصول و ضابطے لاگو کر کے

---

[45]Ahmad Abdul Karim Salama, Qanun Himayat al-Bi'ah al-Islami Muqaranan bil-Qawanin al-Wad'iyyah, p. 341-339

پانی کوآلودگی سے بچایاجاسکتاہے۔

۴۔فضائی آلودگی کی بنیادی وجوہات کاربن کا خراج اور مضر گیسیوں کاہوا میں شامل ہوناہے ان زہریلی گیسیوں کو صرف شجرکاری کے ذریعے سے جذب کیا جاسکتاہے۔شجرکاری کے لیے ریاست ترغیب دے اور درخت کاٹنے پر سزا مقرر ہو۔

سفارشات:

حکومتی ذمہ داران کو چاہیے کہ: فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے قابل تجدید توانائی کے ذرائع، جیسے شمسی اور ہوا، کو اپنانے کی ترغیب دیں۔

ہوا کے معیار اور ماحولیاتی صحت کو بہتر بنانے کے لیے شجرکاری اور شہری سبز جگہوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کریں۔

آلودگی کے اخراج کو کم کرنے اور فضائی آلودگی کو کم کرنے کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لیے عوامی بیداری کی مہموں کو فروغ دیں۔

صنعتی اور گھریلو فضلہ کو آبی ذخائر میں خارج ہونے سے روکنے کے لیے سخت ضابطے اور پالیسیاں نافذ کریں۔

کیڑے مار ادویات اور کھادوں سے پانی کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے پائیدار زرعی طریقوں کے استعمال کو فروغ دیں۔

مقامی دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں کو صاف اور برقرار رکھنے کے لیے کمیونٹی کی قیادت میں اقدامات کی حمایت اور انتظام کریں۔

زمینی آلودگی کو کم کرنے کے لیے ری سائیکلنگ کے جامع پروگراموں اور فضلہ کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے کی حوصلہ افزائی کریں۔

ایسی پالیسیوں کی وکالت کریں جو پلاسٹک کی کھپت کو کم کرتی ہیں اور بایوڈیگریڈیبل مواد کے استعمال کو فروغ دیتی ہیں۔

پائیدار کاشتکاری کے طریقوں کی حمایت کریں جو مٹی کے انحطاط کو روکتے ہیں اور مٹی کی صحت کو فروغ دیتے ہیں۔

ماحولیاتی ذمہ داری اور تحفظ کے اسلامی اصولوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے تعلیمی پروگراموں کو نافذ کریں۔

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 1-22
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18ar1

ماحول کی حفاظت تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کاوش میں بھرپور کوشش شامل کریں اور عوام الناس میں آگاہی پیدا کریں کہ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول کو ستھرا رکھیں ایک صاف ستھرا ماحول ہی صحت مند زندگی کا ضامن ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم ماحول کو موضوع بناتے ہوئے قلم کے ساتھ ساتھ کانفرنسز و سیمینار کا اہتمام کریں تاکہ اس عالمی مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔

CC BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)